محمد عمر فاروق

اسمبلیوں کی بحالی سے حاصل........؟

ہم خیال گروپ مسلم لیگ کو فتح پہ فتح کرتا چلا جار ہا ہے اور اب تو ہم خیالوں کو اقتدار کی منزل واضح دکھائی دینے لگی ہے۔ ان کے ہر قدم کو مشرف حکومت کے منشاء کے عین مطابق اٹھنے کا شرف حاصل ہے۔ جس کی تردید بھی نہیں کی جا رہی۔ ادھر بے نظیر بھٹو نے اخباری بیانات کی مہم تیز تر کر دی ہے اور وہ اپنے ہم خیال دوستوں کو اور زیادہ کمر کس کر میدان میں نکلنے کے تیاری کے کاشن دے رہی ہیں اگر یہ فرض کر ہی لیا جائے کہ واقعی حکومت اسمبلیاں بحال کر دیتی ہے تو اس کے احتساب کے دعووں میں حقیقت کا کوئی ذرّہ باقی رہ جائے گا؟ اور نواز شریف کی معزولی اور اسمبلیوں کی معطلی جن الزامات کے تحت عمل میں لائی گئی تھی تو کیا وہ تمام الزامات یکسر واپس ہو جائیں گے۔؟ ان سوالات کا جواب کون دے گا؟

اسمبلیوں کے بحال ہونے کے یقین سے سیاستدانوں کے چہرے پر چمکتی لالی کھلی آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے۔ لیکن پھر سے سیاسی ستمگروں سے لٹنے کے خوف سے چودہ کروڑ انسانوں کے چہرے پر چھا جانے والی زردی پر کسی کی نظر نہیں پڑتی۔ دن رات جمہوریت کا راگ الاپنے والے کبھی بھی جمہور کے دکھ درد کے حصے دار نہ بنے، جمہوریت کے نام پر عوام کے جمہوری حقوق پر ڈاکہ جمہوریت کے علمبرداروں ہی نے ڈالا، جمہوریت کی بحالی کے دعوے میں ذاتی مفادات اور مالی منفعت کا بدترین مقصد چھپا ہوا ہے۔ ہر دور میں جمہوریت زادوں نے جمہوریت کے تحفظ کا نعرہ بلند کر کے عوام پر حکمرانی کی اور اپنے اقتدار کے تمام عرصے میں سیاسی اور مالی فائدے اٹھائے اور جب اقتدار سے محروم ہوئے تو پھر تختِ حکومت پر بیٹھنے کیلئے اپوزیشن کی صورت میں بحالی جمہوریت کی ڈفلی بجانے لگے۔ یو، ڈی، ایف، ایم آر ڈی، پی این اے، گرینڈ الائنس اور اے آر ڈی جیسے جمہوری اتحادوں نے پاکستان اور پاکستانی عوام کو آخر بدامنی، نااتفاقی، دشمنی، قتل اور معاشی واقتصادی تباہی کے سوا کیا دیا ہے کہ قوم کے ان ''ہمدردوں'' کے پیٹوں میں پھر سے جمہوریت کا مروڑ اٹھنے لگا ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ موجودہ حکومت کہ جس کے نزدیک ۱۲، اکتوبر کے بعد جو سیاسی جماعتیں ملک دشمن، غدار اور قوم و ملک کو لوٹنے والی جماعتیں تھیں، اب اچانک وہ سب کیونکر محب وطن اور قوم و ملک کی خیر خواہ ہو گئی ہیں۔ حالات و واقعات شاہد ہیں کہ حکومت اپنے سات نکاتی ایجنڈے سمیت کسی بھی شعبے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکی۔ عالمی عدالت برائے انصاف سے اٹلانٹک طیارہ کیس کا اخراج عالمی سطح پر پاکستان کی سبکی کا باعث موجودہ حکومت کے عہد میں ہی بنا۔ اسی حکومت کے دور ہی میں ایک طرف بھارت سے مذاکرات کی بھیک مانگی جاتی رہی، دوسری طرف ہندوستان سے چینی درآمد کر کے داخلی سطح پر چینی کا شدید بحران پیدا کیا گیا۔ اشیائے خورونوش کی قیمتوں میں بار بار اضافہ کر کے غریب کی کمر توڑ دی گئی۔ بجلی، گیس، ٹیلی فون کے بلوں میں بلاتحاشا اضافے، سیلز ٹیکس کا نفاذ، روپے کی قیمت میں غیر اعلانیہ کمی اور

نواز شریف کی جلاوطنی سے لے کر پاکستان کے تجارتی خسارہ کا ایک ارب اٹھارہ کروڑ ڈالر تک پہنچ جانا فوجی حکومت ہی کے اعمال نامے کے مختلف ابواب ہیں۔

لگتا ہے کہ اسمبلیاں بحال کر کے حکومت اپنی ان ناکامیوں پر پردہ ڈالنا چاہتی ہے۔ تاکہ اس کی طرف اٹھنے والی انگلیوں کا رخ اب اراکین اسمبلی کی طرف پھر جائے۔ اگر حکومت واقعی اسی نہج پر سوچ رہی ہے تو پھر اسے صدر ضیاء الحق مرحوم کے اقدامات اور ان کے انجام کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔ اگر اسمبلیاں بحال کر دی جاتی ہیں تو اسمبلیوں کی بحالی کا حاصل وہی کچھ ہوگا۔ جس کے سدباب کے لیے جنرل مشرف نے اسمبلیوں کو معطل کیا تھا۔

پاکستان کا اصل مسئلہ جمہوریت کی بحالی یا فوجی آمریت کا نفاذ ہرگز نہیں ہے بلکہ حقیقی مسئلہ اس ظالمانہ نظام کی تبدیلی ہے۔ جس کے سہارے پر جاگیردار، وڈیرے، سرمایہ دار، جمہوریت و کمیونزم کے دعویدار سیاستدان، بیورو کریٹ اور فوجی آمر نصف صدی سے پاکستان کو بیروزگاری، بدامنی، نااتفاقی، قتل و غارت، مہنگائی اور فرقہ واریت سے دوچار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جب تک اس ظالمانہ اور کافرانہ نظام اور اس کے پروردوں کا خاتمہ نہیں ہوگا پاکستان اور اس کے عوام کے دکھ کم نہیں ہو سکتے جمہوریت کی بحالی یا فوج کی بار بار کی مداخلت ملک کی فلاح اور بقاء کی ضامن نہیں بلکہ پاکستان کی فلاح اور سلامتی اسی عالمگیر نظام کی عملداری سے وابستہ ہے جو مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی مملکت میں مکمل کامیابی کے ساتھ جاری ہوا اور جو قیامِ پاکستان کا بنیادی نظریہ اور منشور بھی ہے۔

ماہانہ مجلس ذکر، روحانی اجتماع و اصلاحی بیان

۲۶ / اپریل ۲۰۰۱ء　　دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان　　بروز جمعرات بعد عشاء

امیرِ احرار

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری

دامت برکاتہم

اصلاحی، تربیتی بیان فرمائیں گے۔ احباب و متعلقین نمازِ مغرب تک پہنچ جائیں

المعلن: ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان (فون: 511961 - 061